https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

تذکرۂ مصلح الدین

مصنف
حضرت علامہ مولانا
سید شاہ عبدالحق قادری
دامت برکاتہم العالیہ

شعبۂ نشر و اشاعت
تحریک اتحادِ اہلسنّت (پاکستان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ

ولادت: حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ، بمطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۱۷ء دوشنبہ (پیر) کے دن صبح صادق کے وقت بمقام شہر تعلقہ قندھار شریف ضلع ناندیڑھ ریاست حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تھا اور عالم باعمل اور حافظ قرآن بھی تھے۔

قندھار شریف میں آپ کے والد ماجد کے پاس کثیر زمینیں ہونے کے باوجود آپ نے اپنے علاقے کی ایک مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض تقریباً (۵۵) سال سرانجام دیئے۔

پاکستان بننے کے بعد قاری صاحب کے والد ہندوستان سے پاکستان تشریف لے آئے اور پاکستان ہی میں ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۷۵ھ، بمطابق ۱۱ نومبر ۱۹۵۵ء کو جمعہ کے دن آپ کا انتقال ہوا اور آپ کا مزار شریف میوہ شاہ قبرستان کراچی میں ہے۔

قارئین کرام! یہ بات تو شاید آپ کے علم میں ہوگی کہ حیدرآباد دکن سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ایک اپنی الگ ثقافت اور وضع قطع ہے اور یہ شہر علم وفضل کا مرکز کہلاتا ہے اور بے علم شخص کو یہاں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

غرض یہ کہ ایک ایسے شہر میں قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی ولادت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

ہوئی ہے کہ جو علم و فضل کا مرکز تھا اور قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک اور نام جو بڑے بوڑھے پیار سے پکارتے تھے وہ نام محبوب جانی تھا۔ ابتداء میں تو قاری صاحب اپنے شہر کے ایک ہائی اسکول میں زیر تعلیم رہے اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید وفرقانِ حمید ناظرہ بھی پڑھتے رہے اور اسکول کی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ جب قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو سال میں چار کلاسیں پاس کیں۔ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن ہی سے ذہین تھے، دوسری طرف قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید بہت جلد ختم کرلیا۔

جب قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناظرہ قرآن مجید وفرقانِ حمید پڑھ لیا تو اب یہ مسئلہ خاندان والوں کے زیر غور آیا کہ آپ کو انگریزی تعلیم دلوائی جائے یا دینی تعلیم دلوائی جائے۔ خاندان کے چند افراد کا اس بات پر اصرار تھا کہ آپ کو انگریزی تعلیم دلوائی جائے مگر آپ کے والدین اس بات کے حق میں تھے کہ آپ کو دینی تعلیم ہی دلوائی جائے چنانچہ آپ کو آپ ہی کے خاندان کے ایک مشہور عالم دین حضرت علامہ مولانا حافظ علیم الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لئے بٹھایا گیا۔

چنانچہ جب آپ اپنے اسکول کی ساتویں کلاس ہی میں زیر تعلیم تھے تو یہ وہ دور تھا کہ جب حافظ ملت حافظ عبدالعزیز مبارک پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآنِ مجید وفرقانِ حمید سنانے کے لئے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی درخواست پر قندھار تشریف لے آئے۔ اِسی اثناء میں آپ کے استاد حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

علامہ مولانا علیم الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علامہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ بیٹا مصلح الدین صدیقی مجھے بہت ضروری کام سے قندھار شہر سے باہر جانا ہے اور مجھے یہاں آنے میں کئی دن بھی لگ سکتے ہیں اور مہینے بھی، لہٰذا تم ایسا کرو کہ حافظ ملت حافظ عبدالعزیز مبارک پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کرو اور ان سے عرض کرو کہ وہ آپ کا قرآن مجید وفرقانِ حمید سنیں تو قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے استاد کا حکم بجالاتے ہوئے جب حافظ ملت عبدالعزیز مبارک پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے اور ان سے ملاقات کی اور انہیں یہ بتایا کہ میں مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرزند ارجمند ہوں اور حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگرد بھی ہوں تو حافظ ملت بہت خوش ہوئے اور قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنی عادت کے مطابق حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بڑے پیار ومحبت سے پیش آئے۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حافظ ملت سے اپنی دینی اور دنیاوی تعلیم کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرا قرآنِ مجید فرقانِ حمید سنیں تاکہ میں حافظِ قرآن بن جاؤ۔ حافظِ ملت نے جب یہ بات سنی تو بہت خوش ہوئے اور قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ آپ اپنے والد محترم کو میرے پاس بھیجیں۔

چنانچہ قاری صاحب حافظ ملت سے ملاقات کرنے کے بعد جب اپنے گھر آئے تو اپنی والدہ محترمہ سے سارا واقعہ بیان کیا اور حافظِ ملت کی اپنے ساتھ خصوصی شفقت اور محبت کا تذکرہ کیا اور اپنی والدہ سے فرمایا کہ حافظِ ملت نے ابا جان کو بلایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

ہے۔ چنانچہ جب آپ کے والد گھر آئے تو آپ کی والدہ نے اپنے بیٹے مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ پیش ہونے والا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ آپ حافظ ملت سے ضرور ضرور ملاقات کریں، انہوں نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد جب حافظ ملت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بہت متاثر ہوئے، حضرت قاری صاحب کے والد نے حافظ ملت سے فرمایا کہ حضور میں نے اپنی اور مصلح الدین کی آخرت سنوارنے کے لئے اپنے اس اکلوتے بیٹے کو حفظ قرآن کی طرف لگایا ہوا ہے، آپ مجھے مشورہ دیجئے کہ بچے کی تعلیم کے لئے کیا کیا چیزیں ضروری ہوتی ہیں تو حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت پیار اور متاثر کن مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مولانا غلام جیلانی صاحب بچے کی تعلیم کے لئے دو چیزیں بہت ضروری ہوتی ہیں۔

(۱) یا تو بچے کو اس شخص سے پڑھایا جائے کہ جس کو غرض ہو یا وہ پڑھا سکتا ہو۔

(۲) یا پھر بچے کو اس شخص سے پڑھایا جائے جسے پڑھانے کا درد ہو۔

اور مشورہ دیتے ہوئے حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ باپ سے زیادہ غرض بھی کسی کو نہیں ہوتی اور باپ سے زیادہ درد بھی کسی کو نہیں ہوتا۔ لہٰذا بہتر یہ ہی ہے کہ آپ خود مصلح الدین صدیقی کو پڑھایئے، چنانچہ آپ کے والد محترم نے حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے صاحبزادے مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قرآنِ مجید فرقانِ حمید حفظ کرانا خود شروع کیا۔ یہی وجہ تھی کہ قاری صاحب نے چودہ سال سے بھی کم عرصہ میں قرآنِ مجید حفظ کرلیا۔ پھر قاری صاحب کے والد محترم نے حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

مشورہ کیا کہ اب مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے کیا کرنا چاہیے تو حافظِ ملت عبدالعزیز مبارک پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک اور متاثر کن مشورہ دیا۔ غلام جیلانی جس طرح آپ نے اپنے مصلح الدین کو حافظِ قرآن بنایا ہے اسی طرح آپ اپنے بچے کو عالم دین بھی بنائیے تا کہ وہ سرکارِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خدمت اچھی طرح سے کرسکے، اس طرح آپ کا بیٹا مصلح الدین صدیقی اس دنیا میں بھی کامیاب ہوگا اور ان شاء اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی سرخرو ہوگا۔ چنانچہ لوگوں نے دیکھا کہ حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ پیشن گوئی حق ثابت ہوئی۔ غرضیکہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم نے حافظِ ملت کے مشورے کو سنا اور پسند فرمایا مگر اس وقت جو مسئلہ سب سے زیادہ درپیش آیا وہ یہ کہ اس وقت ہندوستان کے حوالے سے علم دین کا سب سے بڑا مرکز مبارک پور اعظم گڑھ تھا اور یہ شہر حیدرآباد دکن سے بہت دور ہے کیونکہ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے بھی تھے اس لئے آپ کے والدین شروع میں راضی نہیں تھے کیونکہ ہر ماں باپ کی یہ خواہش ہوتی ہے فطرتاً کہ ان کی اولاد ان کے سامنے ہی رہے، ان سے کبھی دور نہ ہو اور وہ بچہ کے جو اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہو تو لازماً ماں باپ اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ غرضیکہ بعد میں آپ کے والدین اپنے بیٹے کی بھلائی اور فلاح کے لئے راضی ہوگئے کہ ان کا بیٹا لازماً دین کا علم سیکھے اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہو۔

چنانچہ قاری صاحب دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حیدرآباد دکن سے مبارک پور اعظم گڑھ روانہ ہوئے، یہ وہ وقت تھا کہ جب حافظِ ملت حافظ عبدالعزیز مبارک پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فارغ التحصیل ہوکر کہ مبارک پور میں صدر المدرسین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

کے عہدے پر فائز ہو چکے تھے۔ قاری صاحب اسی مدرسے میں تقریباً آٹھ سال تک زیر تعلیم رہے اور یہیں سے قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سند فراغت حاصل کی، البتہ چند سیاسی ہنگاموں کی وجہ سے قاری صاحب کی دستار بندی نہ ہو سکی اور قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہنگاموں سے کچھ دن پہلے ہی اپنے گھر تشریف لے آئے تھے اور جب دوبارہ قاری صاحب نے مبارک پور جانے کا ارادہ کیا تو آپ کے والد محترم نے ہنگاموں کے پیش نظر جانے سے منع کر دیا۔ اسی عرصہ میں قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کیا، اُس وقت آپ کی عمر شریف ۲۴ سال تھی۔ ان دنوں حافظِ ملت مبارکپور سے ناگپور تشریف لے آئے اور ناگپور آنے کے بعد آپ نے قاری صاحب کو ایک خط بھی لکھا اور اس خط میں لکھا کہ تمہارے ساتھ پڑھنے والے تمہارے جتنے بھی طالب علم ساتھی ہیں وہ سب یہاں موجود ہیں اور وہ دورۂ حدیث مکمل کرنا چاہتے ہیں لہٰذا تم بھی یہاں آجاؤ اور دورۂ حدیث مکمل کرو۔ چنانچہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ناگپور تشریف لے گئے اور وہاں تین چار مہینے میں دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ اس کے بعد ۱۹۴۳ء میں دستارِ فضیلت کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں آپ کے سر مقدس پر دستار فضیلت باندھی گئی۔ اسی اثناء میں ناگپور ہی میں آپ کو ایک ٹیلی گرام ملا کہ والدہ کی طبیعت بہت خراب ہے لہٰذا آپ فوراً ہی گھر آجایئے چنانچہ قاری صاحب قبلہ جب اپنے گھر آئے تو چند دنوں کے بعد آپ کی والدہ محترمہ اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئیں۔ والدہ محترمہ کے انتقال کے بعد آپ کے ہاں ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ کچھ دنوں بعد آپ پھر ناگپور تشریف لے آئے۔ ناگپور تشریف لانے کے بعد آپ نے یہاں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

جمعہ بھی پڑھایا جن لوگوں نے آپ کے پیچھے جمعہ پڑھا وہ آپ کی روحانیت، قرأت اور محبتِ رسول ﷺ سے بھرپور تقریر سے بہت متاثر ہوئے اور آپ سے درخواست کی کہ اب آپ مستقل یہی امامت وخطابت فرمائیں۔ چنانچہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستقل کی قید کے بغیر ان کی اس درخواست کو قبول کیا اور ناگپور میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی اثناء میں آپ کے ہاں دوسری صاحبزادی کی ولادت ہوئی۔

محترم قارئینِ کرام!!!

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ناگپور کی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ اسی علاقے کے ایک مشہور اسکول "انجمن اسلامیہ ہائی اسکول" میں نویں اور دسویں کلاس کے طلباء کو عربی ادب پڑھایا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ قاری صاحب نے اپنے دوستوں کے تعاون سے وہاں ایک تنظیم "جمعیت طلباء اہلسنّت" کے نام سے قائم کی اور اسے کافی عرصہ تک چلاتے بھی رہے۔

محترم قارئینِ کرام!!!

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکیس سال کی عمر میں صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سلسلہ قادریہ رضویہ کے روحانی پیشوا تھے، ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

قاری صاحب نے صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے عرض کہ حضور مجھے کچھ وظیفے کی تعلیم بھی دیجئے تو صدر الشریعہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مصلح الدین یہ جو کچھ کام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

تم کررہے ہو یہ ہی سب سے بڑا وظیفہ ہے اور پھر صدر الشریعہ ناگپور سے مبارکپور تشریف لے گئے۔

ایک اور موقع پر صدر الشریعہ جب دوبارہ ناگپور تشریف لائے اور جامعہ رضویہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی اور اجلاس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت قاری صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور ناگپور کے مشہور علاقے ''چھلواڑہ'' کی طرف روانہ ہوئے اور اس علاقے کے ایک مکان (جوکہ حاجی عبدالقادر صاحب کا تھا) میں تشریف لے گئے، وہاں ایک عظیم الشان نعت خوانی کی محفل منعقد تھی، بیشمار لوگ اس محفل میں موجود تھے اور اس محفل کا کچھ عجیب وغریب ہی رنگ تھا۔ چنانچہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صدر الشریعہ سے درخواست کی کہ حضور میں مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے الفاظ میں آپ کی وساطت سے سرکارِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں تو صدر الشریعہ نے فرمایا ضرور ضرور مصلح الدین کیوں نہیں، وہاں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نعت پڑھی۔

قاری صاحب نے اپنے مخصوص انداز اور پیاری آواز میں نعت پڑھی تو سب پر رقت طاری ہوگئی، حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعت پڑھتے جاتے اور زار وقطار روتے جاتے اور دوسری طرف حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی زار وقطار رونا شروع کردیا۔ چنانچہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعت پوری نہیں پڑھ سکے اس کے بعد صدر الشریعہ اُٹھے اور قاری صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ بہت عرصے سے میں چاہتا ہوں کہ تم کو خلافت دوں تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

مصلح الدین صدیقی آج وہ موقع آگیا میں تمہیں اپنی خلافت دے رہا ہوں۔ قاری صاحب نے یہ سنا تو فرمایا حضور میں اس لائق کہاں اور یہ اتنا بھاری کام میں کیسے کرسکوں گا تو صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مصلح الدین صدیقی تم کیوں گھبراتے ہو جس کا یہ کام ہے وہ خود کرے گا۔ لہٰذا ۱۹۴۶ء میں صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی خلافت سے نوازا، اس وقت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک ۲۹ سال تھی۔

محترم قارئینِ کرام!!!

قاری صاحب کو نہ صرف صدر الشریعہ کی خلافت حاصل تھی بلکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی خلافت حاصل تھی اور اس کے علاوہ مدینے شریف میں اعلیٰ حضرت کے خلیفہ قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ کی بھی قاری صاحب علیہ الرحمہ کو خلافت حاصل تھی۔

محترم قارئینِ کرام!!!

حضرت قاری صاحب نے اپنا دوسرا نکاح ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۶۵ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء کو کیا۔ آپ کی دوسری زوجہ سے ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادے ہیں۔

حیدرآباد دکن کے سقوط (علیحدہ ہوجانے) کے بعد ۱۹۴۹ء میں بحری جہاز کے ذریعے پاکستان تشریف لے آئے۔ پاکستان تشریف لانے کے بعد آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

ایک جمعہ واہ کینٹ راولپنڈی میں بھی پڑھایا جہاں تقریباً ۱۹ ہزار لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی ۔ اس کے بعد قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کراچی تشریف لے آئے اور کھارادر کی مشہور مسجد ''اخوند مسجد'' جو کہ محمد علی جناح کے برتھ پیلس کے برابر چھاگلہ اسٹریٹ میں واقع ہے، تقریباً ۱۹ سال بحیثیت خطیب وامام کے آپ نے خدمات سرانجام دیں۔ دارالعلوم امجدیہ جو کہ کراچی کے حوالے سے اہلسنّت و جماعت کی سب سے مشہور درسگاہ ہے۔ اس درسگاہ کی کمیٹی کے متفقہ فیصلے کے مطابق آپ اس درسگاہ کے مدرس مقرر کئے گئے اور عرصہ دراز تک آپ دارالعلوم امجدیہ کی خدمت کرتے رہے، اسی اثناء میں مصلح الدین گارڈن سابقہ کھوڑی گارڈن میمن مسجد کے لئے لوگوں نے خطیب کی ضرورت محسوس کی تو حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ مصلح الدین گارڈن سابقہ کھوڑی گارڈن میمن مسجد کی جگہ بہت کشادہ ہے لہٰذا آپ یہاں مستقل خدمت انجام دیجئے تو قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آخری وقت تک اس مسجد کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

قارئینِ کرام!!!

قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تحریری کام کئے ان میں واہ کینٹ راولپنڈی کے فتوے ہیں جو اُنہوں نے تیار کئے اور بیماری کی حالت میں ترمذی شریف کے تقریباً ڈیڑھ سو صفحات کا ترجمہ بھی کیا اور پھر ہارٹ اٹیک کی بیماری کی وجہ سے آپ نے دارالعلوم امجدیہ کی کمیٹی کو اپنے استعفیٰ کی درخواست بھی دی مگر کمیٹی نے آپ کے استعفیٰ کو قبول نہیں کیا، آپ نے کمیٹی کے افراد سے کہا کہ پھر میرے لئے دعائیں کی جائیں تاکہ میں اپنے پیرومرشد کے مدرسے کی خدمت کرسکوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

حج ودرِ رسول ﷺ کی حاضری

قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا خصوصی فضل وکرم تھا کہ بارہ مرتبہ حج اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے روضے مبارکہ کی سعادتوں سے مشرف ہوئے۔

محترم قارئینِ کرام!!!

قاری صاحب نے باقاعدہ دوافراد کو اپنی خلافت سے نوازا، اِن میں ایک شخصیت تو حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صاحب (بنگلہ دیش) کہ جنہیں قاری صاحب نے اپنی خلافت سے نوازا اور دوسری شخصیت فخر السادات حضرت علامہ مولانا سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب ہیں کہ جنہیں قاری صاحب نے مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، بمطابق ۲۲ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء اپنے خرقۂ خلافت اور سند اجازت سے نوازا۔

محترم قارئینِ کرام!!!

قاری صاحب علیہ الرحمہ کے یوں تو بیشمار شاگرد ہیں جن میں ایک سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالعزیز حنفی صاحب سرفہرست ہیں۔

محترم قارئینِ کرام!!!

جب یہ سوال قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا جاتا کہ آپ کی آخری خواہش کیا ہے تو قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ جواب دیتے کہ بس میری آخری خواہش یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
http://www.iahlesunnat.net

محترم قارئینِ کرام!!!

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۔(پارہ ۴،سورۂ آل عمران،آیت ۱۸۵)

ترجمہ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت وہ وقت آ گیا، ۷ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کے دن دوپہر کے وقت طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی تو قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری اور دیگر لوگوں کو فوراً اطلاع دی گئی چنانچہ سب لوگ جمع ہو گئے اور پھر ایمبولینس میں قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جناح اسپتال کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو اس وقت قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سر مقدس حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب کی گود میں تھا، تقریباً ساڑھے چار بجے قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح آپ کے جسم سے پرواز کر گئی۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کا سپاہی، مظہر اعلیٰ حضرت، مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حافظِ ملت حافظ عبدالعزیز مبارک پوری اور صدر الشریعہ کا نورِ نظر ۶۷ سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے رخصت ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari